نقشہ روضہ کربلائے معلیٰ



بیان شہادت

مصنفہ جناب الیس فاروق احمد صاحب سامری از کلکتہ

ہلچل مچی ہوئی ہے افواج اشقیا مین
حسرت برس رہی ہے یثرب کے قافلہ پر
خیمہ کھڑا ہوا تھا اولاد مرتضیٰ کا
گھوڑے سے جبکہ اوترے شاہ عرب زمین پر
اولاد فاطمہ پہ ہوتے ہین ظلم ناحق
پیاسے تھے آپ پھر بھی کرتے تھے یاد حق کی
اے سامری بلاتے شاہ عرب تھے

یعنی حسینؑ آئے میدان کربلا مین
آئے تھے سر کٹانے اللہ کی رضا مین
مجمع تھا ظالمون کا میدان کربلا مین
اسطرح سے دعا کی درگاہ کبریا مین
کچھ رحم دے الٰہی اس قوم بیوفا مین
سوکھے تھے ہونٹھ لیکن مصروف تھے دعا مین
اتنا اثر تو ہوتا اس آہ نارسا مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرتے ہین اب بیان شہادت امام کی
سبط نبی حسین علیہ السلام کی

نظرون سے چھپ گئی جو شہنشاہ دو جہان
اس واقعہ سے ایک قیامت ہوئی عیان

سوز غم فراق سے بنت رسول نے
جنت کا راستہ لیا اس ملول نے

شیر خدا جب شہید ہوئے جب کہ از زمین
اک تہلکہ پڑا تھا زمین حجاز مین

حضرت حسن بھی زہر سے جب ہو گئے شہید
اسوقت ملک شام مین تھا حکمران یزید

باقی فقط مدینہ مین تنہا حسین تھے
یاد خدا مین فاطمہ کے نورعین تھے

اسوقت مین مدینہ کا حا ولید تھا
پہونچا یہ اسکو حکم یزید پلید کا

ابن علی سے میری خلافت کو تو کہے
خطبے مین میرے نام کو پڑھ اہلبیت لے

بیعت سے میری کچھ انہین انکار ہو اگر
میرا یہ حکم ہے تو انہین جلد قتل کر

سر انکا کاٹکر تو میرے پاس بھیجدے
تعظیم خاندان نبوت نہ تو کرے

دکھلایا خط ولید نے جسدم حسین کو
فرمایا مین نہ بیعت کرونگا جو ہو سو ہو

بولے حسین فاسق و فاجر یزید ہے
زانی شراب خوار نہایت پلید ہے

ڈاڑھی منڈاتا اور جوا کھیلتا ہے وہ
اسطرح اسکی بیعت ہے جایز یہ تم کہو

کرتا خلاف شرع وہ دن رات کام ہے
اس شخص کو خلیفہ بنانا حرام ہے

یہ کہکے گھر مین آئے وہ فرزند مرتضیٰ
سوچا یہ پھر کہ ہوگا نتیجہ بہت برا

مکے کی سمت جائین مدینہ کو چھوڑ کر
تاکہ ہمارے بعد یہ مٹ جائے شور و شر

یہ سوچ کے جناب نے مکہ کی راہ لی
ظالم کے شر سے بچ کے خدا کی پناہ لی

حضرت کے ساتھ آپکے اہل و عیال تھے
کچھ نوجوان لوگ تھے کچھ خرد سال تھے

شعبان کی تھی تیسری تاریخ بالیقین
داخل ہوئے تھے مکہ مین جو وقت شاہ دین

مکے کے لوگ آئے تھے تعظیم کے لئے
سبط نبی حسین کی تکریم کے لئے

القصہ یہ کہ طول ہوا یہ معاملہ
ہر ملک ہر دیار مین مشہور ہو گیا

کوفے کے لوگ بولے واے حسرتا
افسوس ہے کہ دین کا رہبر و پیشوا
لازم ہے یہ ہمین کہ ہم اُنکی مدد کرین
آپس مین جبکہ لوگون نے مشورہ کیا
قاصد سے یہ کہا کہ منانا حضور کو
القصہ خط لکھے بہت آنیکے واسطے
اصرار اون حد سے زیادہ جو بڑہ گیا
اسدم ہوئی یہ راے کہ یہ کام کیجیے
مسلم یہان سے جبکے بلائین تو جائیے
مسلم غرضکہ کوفے کی جانب روان ہوئے
پہونچے لوگ آئے زیارت کیواسطے
دیکھی جو کوفیون کی محبت بڑہی ہوئی
لکھا یہ خط کہ آپ تشریف لائیے
پہونچا جو خط حسین علیہ السلام کو
حضرت کے دوستون نے سنا جس گھڑی یہ حال
بولے یہ لوگ آپ نہ کوفہ کو جائیے
کوفے کے رہنے والے دغاباز لوگ ہین
کہنا ہمارا مانئے کوفہ نہ جائیے
حضرت یہ سنکے ہوگئے خاموش اسگھڑی
آخر کو آپ کوفہ کیجانب روان ہوئے
جاتا ہے قافلہ شہ عالی وقار کا

بے گھر ہو بے دیار ہو اولاد مرتضیٰ
اسطرح سے رنج و مصیبت مین مبتلا
یعنی یہان پہ آنیکی تکلیف دین انہین
آنیکے واسطے انہین پھر خط بھی لکھدیا
جسطرح ہو سکے یہان لانا حضور کو
قاصد بھی بھیجے تھے بلانے کے واسطے
اسدم کیا جناب نے آپس مین مشورہ
آپ اسجگہ ٹھہرے مسلم کو بھیجے
ورنہ قدم یہان سے نہ آگے بڑہائیے
بھیجین جنکے واسطے پسر جوان ہوئے
کوفی بہت سی جمع تھے بیعت کیواسطے
مسلم کید لیکن نہایت خوشی ہوئی
مشتاق بد لوگ ہین صورت دکھائی
بولے سفر کیواسطے سامان اب کرو
اسوقت انکے دلپہ نہایت ہوا ملال
ناحق یہان سے جاکے نہ صدمے اٹھائیے
جھوٹے ہین اور سخت سخن ساز لوگ ہین
ہمکو نہ اب جدائی مین اپنی رلائیے
لیکن سفر کیواسطے تھی سخت بے کلی
جو جان نثار تھے وہ ہوے ساتھ آپکے
ہوگا وہی جو حکم ہے پروردگار کا

رستے مین شاہ دین کو یہ معلوم ہوگیا ۔ کی کوفیون نے ساتھہ ہمارے بہت دغا
مسلم وہان شہید ہوئے وامصیبتا ۔ بے جرم بے قصور یہ کیسا ستم ہوا
اسوقت شہ نے ساتھہ کی لوگونسے یہ کہا ۔ جانا نہ جسکو ہو وہ ابھی جائے گھر چلا
بولے یہ سب حضور کے ہمدم کے ساتھہ ہین ۔ ہی فخر یہ کہ سید عالم کے ساتھہ ہین
چھوڑینگے کوفیون کو نہ زندہ حضور ہم ۔ مسلم کا بدلہ لین گے پہونچکر ضرور ہم
یہ سن کے شہ نے گھوڑی کو اپنی رواں کیا ۔ کچھہ دور تھے گئے کہ ملا دشت کربلا
حر آرہا تھا کوفہ کی جانب سی اس طرف ۔ پہونچا وہان حسین کا لشکر تھا جس طرف
بولا وہ یہ حسین سے اسجا نہ ٹھہریے ۔ بہتر ہے یہ کہ اور کہین بھاگ جاییے
حضرت نی اور سمت کی اسوقت راہ لی ۔ دن بھر چلے پہ شام پھر وہ جگہ ملی
دیکھا تو ایک اونٹ پہ بیٹھا ہی اک جوان ۔ اور اسطرف سی زور سی کرتا ہے وہ بیان
سب جانتی ہین موت سی بچنا محال ہے ۔ کیون بھاگتے ہین لوگ یہ کیسا خیال ہی
سمجھا حسین نے کہ یہ مرضی خدا کی ہے ۔ یعنی جگہ یہین پہ ہماری قضا کی ہے
اوتری وہین پہ گھوڑے سے خیمہ بپا کیا ۔ گھیرے ہوی تھی آپکو افواج اشقیا
دشمن کی فوج گھیرے تھی نہر فرات کو ۔ پانی نہ تھا نصیب شہ نیک ذات کو
بچے بغیر پانی کے روتے تھے زار زار ۔ تھین عورتین بھی پیاس کی شدت سے بیقرار
شہ بولے کوفیون سے سنو میری بات کو ۔ روکا ہے تمنے کس لئے نہر فرات کو
لکھے تھے تمنے خط مرے آنیکے واسطے ۔ بھیجا تھا قاصدونکو بلانے کے واسطے
آیا ہون مین تمہارے بلانیسے اسجگہ ۔ کچھہ فائدہ نہ تھا مجھے آنے سے اس جگہ
بیکس کو بے دیار کو پیاسے کو دیکھہ لو ۔ پہچان لو نبی کے نواسے کو دیکھہ لو
نور نظر مین فاطمہ بنت نبی کا ہون ۔ بھائی ہون جسکا حسن کا تو بیٹا علی کا ہون
سید کا خون تمکو بہانا نہ چاہیے ۔ یون بے قصور مجھکو ستانا نہ چاہیے

محشر میں منہ خدا کو دکھاؤ گے کس طرح
کوثر کا جام حشر میں پاؤ گے کس طرح

سنکر یہ کچھ کہا نہ کسی نابکار نے
بیکس پہ بے وطن پہ لگے تیر مارنے

جو لوگ ساتھ آئے تھے سبط رسول کے
لڑنے لگے وہ جا کے سپاہ یزید سے

ساتھی جو تھے امام کے وہ سب دلیر تھے
روباہ کوفیون کے لئے مثل شیر تھے

لڑنے میں ہوشیار یہ سب جان نثار تھے
مرتا تھا ایک بھی تو ہزارونکو مار کے

آخر شہید ہو گئے جتنے جوان تھے
باقی اب اہلبیت شہ دو جہان تھے

قاسم جوان تھے جو بھتیجے حسین کے
بولے چچا سے رنکی اجازت مجھے ملے

رخصت انہیں کیا شہ عالی وقار نے
نیزہ اوٹھا کے آئے وہ دشمن کے سامنے

چن چن کے قتل کرتے تھے اک اک لعین کو
سکتہ تھا آسمان کو لرزہ زمین کو

کرتے تھے آپ وار جو نیزہ سنبھال کے
رہتے تھے دشمنون کا کلیجہ نکال کے

القصہ دشمنوں سے بہت دیر تک لڑے
زخموں سے چور چور ہوئے جب تو گر پڑے

بولے یہ شاہ سے مرا مجرا قبول ہو
کیجئے دعا کہ مجکو شہادت حصول ہو

خیمہ میں لائے شاہ بھتیجے کی لاش کو
بولے صبر چاہیئے آہ و فغان نہ ہو

اتنے میں شہ کے سامنے اکبر کھڑے ہوئے
بولے کہ اس غلام کو رن کی رضا ملے

رخصت وہ شہ سے لیکے چلے کارزار کو
کرتے تھے دل میں یاد دلبر کردگار کو

پہونچے جو رن میں بولے کہ اکبر کو دیکھ لو
اے ظالمو شبیہ پیمبر کو دیکھ لو

میدان میں آکے کرنے لگے وار ہر طرف
یعنی چلا رہے تھے وہ تلوار ہر طرف

جو سامنے ہوا اوسے فی النار کر دیا
اتنا لڑے کہ لاشش انبار کر دیا

غش کھا کے آخرش وہ گرے جب زمین پر
بولے کہ یا امام میری لیجئے خبر

دنیا سے جا رہا ہوں نہیں جی کی آس ہے
پڑھ دیجئے گا فاتحہ یہ التماس ہے

بولیں سکینہ رو کے کہ بھائی کدھر گئے
لوگو کہو خدا کیلئے کیا وہ مر گئے

سب بیبیان سکینہ سی کہتی تہین باربار
جائے ہزار جان اگر حق کیواسطے
اتنے مین آئے خیمہ مین عباس نامدار
میرے چچا سکینہ کو پانی پلائیے
عباس مشک لیکے جب آئے فرات پر
جب مشک بھر کے آپ چلے خیمہ گاہ کو
اک دشمن خدا نے جو نیزہ چلادیا
پھر مشک آپ لے کے چلے بائین ہاتہہ مین
اس ہاتہہ مین بہی تیر لگا اور جدا ہوا
دانتون سے آپ مشک اٹہائے ہوئے چلے
چہلنی ہوئی مشک پانی نکل گیا
کل روسیاہ ٹوٹ پڑے اس دلیر پر
گل ہوگیا چراغ شہ مشرکین کا
ماتم ہوا بپا حرم نامدار مین
بانو یہ بولین شاہ سے اکبر اوداس ہے
اصغر کو لے کے گود مین شاہ زمان
پانی اسے پلاؤ کہ یہ بدحواس ہے
پانی کو کہڑے تہے کھڑے ابن بوتراب
اک تیر کہا کے اصغر بیکس نے آہ کی
خیمہ مین لائے اصغر مظلوم کو حسین
دینے لگے امام ہر اک کو تسلیان

اکبر شہید ہو گئے تہا حکم کردگار
کچہہ رو غم نہ چاہیئے ناحق کے واسطے
بولین سکینہ پیاس سے ہون سخت بیقرار
جسطرح جس جگہ سے میسر ہو لائیے
کی ظالمون نے تیر کی بارش بہت ادہر
حیرت ہوئی یہ دیکہہ کے ہر روسیاہ کو
جس ہاتہہ مین تہی مشک الگ کٹ کے گر پڑا
تنہا بہی تہے کوئی نہ تہا انکے ساتہہ مین
یہ ہتی وہ شیر نر کہ نہ صدمہ ذرا ہوا
پھر دشمنو فوج لگی تیر مارنے
پیاسون کا دیکہکر یہ کلیجہ دہل گیا
نرغہ تہا کوفیون کا مدینے کے شیر پر
اک شور تہا کہ کٹ گیا بازو حسین کا
کیا زور ہے مشیت پروردگار مین
پانی کی بوند چاہیے بچے کو پیاس ہے
اسطرح کوفیون سے کرنے لگے بیان
ننہی سی جان پیاس کی ماری اوداس ہے
افواج اشقیا نے دیا تیر سے جواب
اور گود ہی مین شاہ کی جنت کی راہ لی
جو بیبیان نہین دیکہہ کے کرنی لگی وہ بین
بولی کہ چپ رہو نہ کرو نالہ وفغان

پیدا ہوا ہے آدمی مرنیکے واسطے
مشکل مین آدمی کے لئے صبر چاہیئے
اہل حرم سے آپ نے یہ بات پھر کہی
اب آل مصطفےٰ پہ مصیبت قریب ہے
یعنی کٹے گا آج یہان سر حسین کا
مشکل مین اہلبیت نہ آہ و فغان کرے
آنسو روان ہون آنکھ سے پر شور شر نہو
آپس مین اہلبیت رہین میل جول سے
شہ نے گلے لگایا سکینہ کو پیار سے
ایک ایک کے گلے سے ملے وہ بچشم تر
خیمہ سے باہر آئے تو دلدل پہ ہو سوار
فوج لعین کے سامنے آکر کھڑے ہوئے
کہنے لگے یہ آپ کہ اے قوم نابکار
کیا فخر انبیا کا نواسا نہین ہون مین
آل نبی کا خون بہانا گناہ ہے
سمجھایا ہر طرح سے غرض انکو شاہ نے
نعرہ کیا امام نے پھر تیغ کھینچکر
اس صف پہ جا پڑے اسے پامال کردیا
حضرت کی ذوالفقار تھی بجلی جدہر گئی
[illegible] جنگ کر رہے تھے وہان ابن مرتضیٰ
بیزار زندگی سے ہر اک اہل شام تھا

سب لوگ ہین جہان مین گذرنیکو واسطے
انسان کو اپنے دل پہ بہت جبر چاہیئے
سن لو اسے کہ میری وصیت ہے آخری
اولاد مرتضےٰ کی شہادت قریب ہے
پامال ہوگا باغ شہ مشرقین کا
چلاکے بین کرنا شریعت مین منع ہے
راضی رضائے حق پہ رہو نوحہ گریہ ہو
ایسا نہ ہو کہ فعل برا ایکے کوئی ہنسے
مجبور تھے مشیت پروردگار سے
عابد سے بولے آپ کہ بیٹا تو صبر کر
لی ہاتھ مین امام نے حیدر کی ذوالفقار
تھے پیراہن پہ خون کی چھینٹے پڑے ہوئے
کیون بے وطن غریب سے کرتے ہو کارزار
بولو جناب امیر کا بیٹا نہین ہون مین
اولاد مرتضیٰ کا ستانا گناہ ہے
لیکن وہ بدنصیب لگے تیر مارنے
دشمن پناہ ڈھونڈہ رہے تھے ادہر ادہر
افواج اشقیا کا برا حال ہوگیا
سر پر اگر پڑی تو جگر تک دو تر گئی
اک حشر بن گیا تھا [illegible]
حملہ تھا وہ امام [illegible]

معلوم پھر ہوا یہ جناب حسین کو
ہاتف کی صدا ہے کہ بس تیغ روک لو

سمجھا امام نے کہ یہ مرضی خدا کی ہے
پیاسی مرے لہو کی زمین کربلا کی ہے

رک رک کے آپ کرنے لگے وار ہر طرف
یعنی پھرا رہے تھے وہ رہوار ہر طرف

زخموں سے چور چور ہوئے جب شہ زمان
فرش زمین پہ آپ گرے ہو کے ناتوان

شمر لعین آپ کے سینے پہ جا چڑھا
اسوقت اس لعین سے حضرت نے یہ کہا

ہے وقت آخری مجھے پانی ذرا پلا
اُس نے کہا یہ حکم نہیں ہے یزید کا

پھر آپ نے کہا کہ یہ ہے روز جمعہ کا
سینے سے تو اتر کہ کروں فرض میں ادا

سُنکر یہ شمر آپ کے سینے سے ہٹ گیا
سجدہ میں پھر امام نے سر کو جھکا دیا

سجدہ میں آپ تھے کہ کیا شمر نے شہید
اسوقت کربلا میں اندھیرا ہوا شدید

جسوقت روح پاک نے جنت کی راہ لی
آئی صدا یہ شہ شہیدان لا الہ کی

طوفان اُٹھا کہ چھپ گیا نظروں سے کل جہان
پانی کے بدلے خون برسنے لگے وہان

اہل حرم میں شاہ کا ماتم بپا ہوا
اور بے کفن تھا آپکا لاشہ پڑا ہوا

جن و ملک کا غم سے بہت غیر حال تھا
تشنہ دہن شہید کا سب کو ملال تھا

جانا ہو کربلا میں اگر اے صبا تیرا
کرنا یہ عرض شاہ سے آئی جان مصطفیٰ

ہو سامری عجیب مصیبت میں مبتلا
اسکے لیے بھی کیجیو اللہ سے دعا

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب سعادت انتساب موسوم بہ بیان شہادت مصنفہ درج ذکاوت شاعر شیرین بیان عربی ہندوستان عالیجناب فاروق احمد صاحب المتخلص سامری ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری نبوی صلعم باہتمام حافظ محمد عبدالغفار تاجر کتب [illegible]
و مالک مطبع مصطفائی پریس کلکتہ بار سوم